## مدینۃ المسیح علیہ السلام

**حضرت کی صحت** حضرت فضل عمر ایدہ اللہ مع متعلقین بفضلہٖ تعالےٰ خیریت سے ہیں ؛

**الوداعی جلسہ** ۵ ستمبر کی رات کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء نے قاضی صاحب کی روانگی کا الوداعی جلسہ کیا۔ اور معلمین اور متعلمین نے انگریزی اور اردو میں اخلاص سے بھری ہوئی تقریریں کیں جلسہ کے آخر میں قاضی صاحب کی کامیابی اور سلسلہ عالیہ کی ترقی کے لئے دعائیں مانگی گئیں ؛

**نصرٌ من اللّٰہ وفتحٌ قریب** ۶ ستمبر کو بعد نماز ظہر قاضی عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی۔ بغرض تبلیغ ولایت کو روانہ ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ مع صدہا مخلص خدام کے جنمیں مقامی علاوہ دفاتر کے اہلکار۔ بزرگان دین اور اکثر طلبائے مدارس بھی شامل تھے۔ قاضی صاحب کو رخصت کرنے کے لئے ڈیڑھ دو میل تک تشریف لے گئے۔ اثنائے راہ میں حضور نے قاضی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اسوقت خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو تمام روحانی بیماریوں کا علاج قرار دے کے بھیجا ہے اسی میں اس وقت جمیع امراض دنیا کی شفا ہے اس لئے ہر موقعہ پر حضرت مسیح موعود کو ضرور پیش کریں (مفہوم مختصر بالفاظ رپورٹر) سڑک بٹالہ کے موڑ پر پہنچکر حضرت مع احباب ٹھہر گئے اور کھڑے ہو کر ایک لمبی دعا کی اور اسکے بعد حضرت صاحب نے قاضی صاحب کو رخصت فرمایا۔ بہت سے احباب نے چلتے وقت قاضی صاحب سے مصافحہ کیا۔ اور ماسٹر عبدالرحیم صاحب و شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی امرتسر تک ساتھ گئے۔ خدا کی نصرتیں انکے شامل حال ہوں۔ انکی خدمات دین حق کیلئے بہت سی فتوحات کا موجب ہوں اور انھیں کامیابی اور سرخروئی کے ساتھ پھر احباب و اقارب سے ملائے۔ آمین

## اخبار احمدیہ

**سونی پت** سے ماسٹر نور الٰہی صاحب لکھتے ہیں لوگوں کو حتی الوسع تبلیغ احمدیت کرتا رہتا ہوں بعض تو ایسے سنگدل ہیں کہ بات سننے کے بھی روادار نہیں لیکن بعض ایسے سعید الفطرۃ انسان بھی ہیں جو توجہ سے حق کو سنتے ہیں اور حضرت اقدس علیہ السلام کی کتب کے پڑھنے کی خواہش بھی ظاہر کرتے ہیں اور بندہ انکی خواہش کے مطابق وقتاً فوقتاً انکو ایسے ٹریکٹ وغیرہ دیتا رہتا ہے جن سے وہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں قبول حق کی توفیق دے ؛

**رائے ونڈ** سے برادر محمد علی صاحب سگنیلر لکھتے ہیں کہ ایک ۲۴ سالہ نوجوان فی الحال بشاہرہ ۵۰ قریشی عباسی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت سید محمد صاحب احمدی ٹیلیگراف ماسٹر۔ ٹیلیگراف سکول لاہور کے پتہ پر کیجائے ؛

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

**ایک دوست** حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ مجھے بفضلہ کبھی اس درفیض سے ناامیدی کا منہ نہیں دیکھنا پڑا۔ جب کبھی کوئی مخالف میری مخالفت کے لئے اٹھا خدا نے ہمیشہ اپنے پاک مسیحؑ کے طفیل اعدائے دین کو ذلیل و رسوا ہی کیا۔ اور میری مدد فرمائی۔ اب پھر دشمنوں نے مجھے ایک مقدمہ میں ذلیل کرنا چاہا تھا لیکن خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضرت فضل عمر ایداللہ کی دعاؤں میں ایسا اعجازی اثر رکھا ہے۔ جو ہمیشہ میرے لئے ترقی ایمان کا باعث ہوتا ہے۔ چنانچہ اس دفعہ بھی وہی ہوا جس کی توقع تھی یعنی دشمن ناکام رہے۔

**راولپنڈی** سے محمد عبد الجلیل صاحب اور بلب گڈھ سے برادر رحمن صاحب لکھتے ہیں کہ ہم بعض ابتلاؤں میں ہیں احباب ہمارے لئے دعا کریں۔

**سانگلہ** سے حکیم محمد صالح صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ یکم ستمبر کی شب کو شیر محمد سکنہ کورٹ رحمت خان پر اس کی برادری نے دینی مخالفت کی وجہ سے حملہ کیا اور اس کے بچوں وغیرہ کو چھین لے گئے ہیں احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اس ابتلاء سے نجات دیوے

## خبریں

**جنگ** شملہ سے ۵ ستمبر کو وزیر ہند بہادر کا جو پیام برقی بنام حضور وائسرائے پہنچا۔ اس میں بحوالہ جرمن مراسلہ سرکاری لکھا ہے کہ گراڈنو پر قبضہ ہو گیا ہے۔ اور اس مقام سے اور آگے جنوب کیجانب جرمن سلنیں کے قریب دریائے جنیلڈا تک پہنچ گئے ہیں اور پرزانی سے ۲۲ میل مشرق میں کارٹکا تک اور کوبرن سے ۲۰ میل مشرق میں انٹیوپل تک ایک سے شرقی جانب بیس میل درے تک لڑائی ہو رہی ہے او مشرقی گلیشیا میں روسی دریائے سیریتھ کے پرے ہٹ گئے ہیں ادھر اطالویوں کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے اپریو اور وال ڈی گنزر کے درمیان ... پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس میدان ... دہ بڑی دلیری و مستعدی سے لڑے اور سارے ... پر قبضہ ... گئے۔

... سے متعلق ٹائمز کا نامہ نگار بخارسٹ بیان کرتا ہے کہ سرحد پر جو چند مقامات ایسے باقی تھے کہ وہاں سے سامان خورد و نوش باہر جا سکتا وہ بھی اب بند ہو گئے ہیں۔ مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار روما سے خبر دیتا ہے کہ رومانیہ کے خلاف آسٹر و جرمن افواج کا اجتماع خطرناک ہوتا جاتا ہے شاید عنقریب حملہ ہو جائے

**لنڈن** سے ۵ ستمبر کی تار خبر ہے کہ ہسپرین نامی الن لائنر بڑا مسافر جہاز ، پر کل شام کے ۸½ بجے فاسٹنٹ سے جانب مغرب بلا اطلاع تارپیڈ و پھینکے گئے۔ یہ سٹیمر ۷ سو مسافروں اور ۲½ سو اہل جہاز کو لئے لورپول سے مونٹریل کو جا رہا تھا۔ جہاز ڈوبا نہیں کیونکہ مدد فوراً پہنچ گئی۔ مسافر اور کچھ اہل کشتی بندرگاہ کوئنز ٹون پر اتار لئے گئے۔ امید ہے کہ جہاز کام دلیگا۔ بندر مذکور سے بعد کا تار ہے کہ بیس کس مجروح اس سٹیمر پر سے اُتارے گئے جنمیں کچھ جنگی جوان بھی ہیں۔ جو لڑائی میں ناقابل جنگ ہو کر کنیڈا کو واپس جا رہے تھے ایک اندھے سولجر کی بصارت دھماکی آواز کے اثر سے عود کر آئی (سبحان اللہ وبحمدہٖ۔ الفضل) بعض دیگر مسافرون کو اسی حادثہ میں چوٹیں آئیں۔ دو اور سرکاری جہاز پسماندگان کو لئے واپس آرہے ہیں۔

**پیٹروگراڈ** کے ایک مراسلہ سرکاری سے پایا جاتا ہے کہ ریگا ڈوئنسک کے محاذ پر موضع لنڈین میں روسی تاریخ ۲۔ اگست دریا کو عبور کر گئے تھے اس سے قبل متخاصمین کا شدید مقابلہ ہوا۔ روسیوں نے پل کو آگ لگا دی۔ وہاں لڑائی تا حال جاری ہے۔ جرمنوں کے بھاری توپخانہ نے فریڈرکسٹاٹ کے قریب پہلی اور دوسری تاریخ کو روسی مورچون پر گولہ باری کی۔ دریائے سوشا اور دلینا کے درمیان روسی مدافعت کو غنیم کی طرف سے سخت مزاحمت کا سامنا ہوا۔ پھر بھی ہم برابر آگے بڑھے چلے جا رہے ہیں۔ ۱۳۔ کلدار توپیں اور ۳ سو جرمن قیدی گرفتار کر چکے ہیں۔ دلینا اور پری پٹ کے درمیان حالت جوں کی توں ہے۔ مقام پریسٹوو ڈینز اور گار دوٹنز کے قریب سخت جنگ ہوئی۔ ۲ ستمبر کی شام کو گراڈنو کے قریب غنیم اپنی جمعیت کا ایک حصہ ... میں جانب ... میں کامیاب ہو گیا۔ شمالی اور مغربی نواح میں شدید لڑائی ہو رہی ہے روسی گلیشیا میں برابر نئے مورچے لیتے جاتے ہیں۔

**روسی** مراسلہ سرکاری کا بیان ہے کہ علاقہ ریگا میں جمعرات کی رات کو روسی دریائے ڈوسنا کو پھر عبور کر گئے۔ اچانک غنیم پر جا چڑھے اور اسے دریا سے بھگا دیا۔ جمعہ کو از سر نو خونریز لڑائی چھڑ گئی جس میں روسی قصبہ میں دوبارہ داخل ہو گئے۔ اور آٹھ میکسم توپیں مع ڈیڑھ سو اسیران جنگ کے گرفتار کئے۔ اس جانبازی سے ان ڈویژنوں کی بھی جان میں جان آگئی۔ جو قبل ازیں معرض خطر میں پسپا ہونیکو تھے۔ جمعرات اور جمعہ کے ان جوابی معرکون میں فیوں نے دریائے ڈورجنو سے دریائے سٹینز تک تمام محاذ پر کل (۲۵۶۰) قیدی گرفتار کئے۔ دریائے سٹرپا کی روسی فتح کی تفصیلی اطلاعات مظہر ہیں کہ یہ کامیابی مسلح موٹر کاروں کی وجہ سے ہوئی۔ جن پر میکسیم توپیں لگی ہوئی تھیں جو بڑی جانبازی و شجاعت سے دشمن کی صفوں کو چیرتی ہوئی دراتی چلی گئیں جس سے غنیم کے لشکر میں کھلبلی پڑ گئی اور اسے نقصان عظیم پہنچا۔

**دردانیال** میں بقول ترکی مراسلہ سرکاری اتحادیوں کی طرف سے سرنگوں کی صفائی کا کام پھر بڑی مستعدی و سرگرمی سے ہو رہا ہے۔

**اطالوی** سرکوں کے متعلق روما سے ۴ ستمبر کی خبر ہے کہ قبل از وقت زور شور کی برفباری شروع ہو جانیکے باوجود تونخا کی لڑائی بمقام ٹانیل جاری ہے وادی بوڈین وغیرہ میں دشمن کے حملے پسپا کئے گئے۔ دریائے آئسونز میں ایک بہتی ہوئی سرنگ اڑا دی گئی جس کا منشا ظاہرا یہی ہوگا کہ جو پل ہمارے قبضہ میں ہیں اڑا دیئے جائیں۔

**فرانس** اور فلینڈرز کے تمام محاذ پر آرٹوئس سے ووگس تک کئی جگہ طرفین نے زور شور سے گولہ باری کی۔ ایک اور فرنچ مراسلہ میں خصوصیت سے شدید آتشباری کا ذکر ہے جو مختلف مقامات پر ہوئی۔ نیز یہ کہ پچھلے مہینوں میں جرمن افسروں کا نقصان بہت بڑھ گیا ہے آغاز جنگ سے یکم جون تک کل ۴۳۹۷۲ مقتول و مجروح و مفقود الخبر تھے اور ۱۵۔ جولائی تک ۵۲۰۴۱۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۱۵ء

# قابل توجہ احباب انجمن ہائے مقامی

گذشتہ سے ماسبق اشاعت میں عرض کیا گیا تھا کہ بیرونجات کے احمدی دوستوں یا مقامی جماعتوں اور انجمنوں کو جن جن امور ضروری کا خاص خیال ہونا چاہیئے۔ ان کی آئندہ تصریح کی جائیگی۔ چنانچہ اس مضمون میں ہم اپنے برادران دینی کو ان کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ امید ہے کہ سب دوست اس نظر سے ملاحظہ فرمائیں گے۔ کہ وہ خدا کے اُس برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم ہیں جو دین حق کی تجدید و احیاء اور ترقی کے لئے آلہی وعدوں کے مطابق رونق افروز عالم ہوا اور جس کا مشن کبھی ناکامی و نامرادی کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔ اور اسی لئے جو قوم اس کی نام لیوا بنکر جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ کا انعام آلہی پانے کی دعویدار ہو وہ ہرگز ہرگز سست و سہل زنگار نہ ہونی چاہیئے۔

یہ مت سمجھو کہ دنیا میں کوئی خرق العادت انقلاب رونما ہو کر تمہیں ایکدم قعر مذلت سے نکالکر آسمان ترقی پر پہنچا دیگا۔ قوموں کا بننا اور بگڑنا تو صدیوں کے کام ہوتے ہیں جو سنت اللہ کے مطابق بتدریج ظہور میں آیا کرتے ہیں۔ پس یہ امر ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھو کہ تم (بقول حضرت فضل عمر ایدہ اللہ) مزدور ہو اور ایک عالیشان عمارت تمکو ایک ایک اینٹ رکھکر تیار کرنی ہے۔ پس اگر تم ابھی سے جبکہ خدا کا پیارا مامورؑ اس قصر شاہی کی بنیاد رکھکر تم سے جدا ہوا ہے اپنی شامت و غفلت کے سبب تائیدات ربانی سے محروم اور عجز و کسل کا شکار ہو گئے تو پھر سمجھنے کی بات ہے کہ اس رفیع المنزلت محل کو پایہ تکمیل تک پہنچانیوالی کوئی اور ہی قومیں ہونگی۔ تب اے یارو! دوسروں کا اس سعادت سے حصہ لینا تو کوئی وجہ ملال یا موجب مضائقہ نہیں مگر تمہارا اس بہرہ وری سے بے نصیب رہنا ضرور باعث حسرت ہوگا۔ اللھم احفظنا منھا۔

یہ حالت بھی (اگر کسی کی ہو) نہایت لغو بلکہ خطرناک ہے کہ جب تک کوئی کیسی ہی انوکھی نرالی باتیں اچھوتے اور دل آویز پیرایہ میں سامعہ نوازی نہ کریں۔ ان سے متاثر ہی نہ ہوں۔ کیا تمہارا امام آخرزمانؑ معاذ اللہ کوئی داستان گو تھا؟ جس کی باتیں تم برسوں ذوق و شوق صبر و استقلال سے سنتے رہے کیا تمہارا موجودہ پیشوائے محترم تمہیں دلچسپ قصے فسانے سنانیکے لئے خدائی انتخاب سے کئی لاکھ انسان کا مقتدا قرار پایا ہے جو تم اس کے کلمات طیبات سننے کو ہمہ وقت گوش برآواز رہتے ہو۔ کیا تمہارا یہ خادم دین (الفضل) موثر مضامین اور دلکش ناولوں سے تمہاری دعوت طبع کرنے کی خاطر ہزاروں روپے سال کی زیرباری سے جاری رکھا گیا ہے۔ کہ وہ تلخ مگر کام کی باتوں سے بار بار سمع خراشی نہ کرے۔ نعوذ باللہ منھا۔

پھر یہ دیکھو کہ توحید کا سبق کتنا پرانا سبق ہے۔ ہزاروں برس سے لکھو کھہا خاصان خدا اسی کو رٹتے چلے آئے ہیں مگر آہ! اکثر غافل مخلوق آج بھی اس کے سیکھنے کی اسی طرح محتاج ہے۔ پس یہ کبھی بھول کر بھی خیال نہ کرنا کہ جو باتیں "جدید و لذیذ" نہ ہوں۔ اور بار بار دوہرائی جاتی ہوں۔ وہ قابل التفات نہیں تم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس خدائے واحد کی منتخب قوم ہو جس نے اپنی کروڑوں مخلوق میں سے ایک بندۂ خاص (صلوۃ اللہ علیہ) کو باقی ساری دنیا کی اصلاح کے لئے چنا۔ اور اسی لئے اپنی نیز دوسروں کی اصلاح تمہارا فرض ٹھہرا۔ سو اب تمہاری زندگی کا ہو تو صدق و اخلاص ہو۔ ہاں تم میں اعلاء کلمۃ اللہ کی ایسی تڑپ ہو۔ کہ جب تک دنیا کو مسیح موعودؑ کی صداقت منوا نہ لو تمہیں چین نہ آئے۔ خواہ ایک ہی قول اور ایک ہی فعل کی تکرار ہزار بار بھی کیوں نہ کرنی پڑے۔ کسی سچی اور ضروری بات کے کہنے یا سننے سے کوئی اچھا کام کرنے یا دوسروں کو اس کی ترغیب دینے سے اگر تم اکتا گئے تو جانو تم تھک کر بیٹھ رہے۔ اور اب کوئی شاندار کارنامہ تو درکنار ادنیٰ ترین خدمت بھی حسن عمل کے میدان میں تمہارے بس کی نہیں۔ خدا ہماری جماعت کو وہ دن نہ دکھلائے۔ کہ وہ افسردہ و مایوس یا سست و بیفکر ہو۔ جب تک ہر نیک تحریک کو عملی جامہ پہنا کر اپنا فرض ادا نہ کرلے آمین!

اب سنئے آپکو کن باتوں کا فکر ہونا چاہیئے تاکہ جلسہ کے موقعہ پر اپنی دینی برادری میں اور اپنے امام اولوالعزم ایدہ اللہ کے روبرو ہی نہیں بلکہ آپ خدا و رسولؐ کے حضور بھی سرخرو ہو سکیں۔ ہم سردست چند امور آگے چلکر بطریق اختصار عرض کرینگے۔

پیارے بھائیو! گھبرانا نہیں۔ کہیں یہ سمجھکر قادیان آنے سے ہی خدانخواستہ جی چراؤ کہ جلسہ کے دنوں میں اس ارض حرم پر قدم رکھتے ہی کوئی مواخذہ سخت ہوگا۔ اور حضرت امام یا ان کے خدام تمہارے اعمال و خدمات کا جائزہ لینگے کہ بتلاؤ تم نے کیا کیا کیا؟ مگر ہاں ہمکو یقین ہے کہ تمہارا اپنا ہی ضمیر اپنا ہی عہد وائق جو تمنے حضور ممدوح کے ہاتھ پر کیا تھا (تقدیم دین علی الدنیا) اور اپنی ہی ایمانی غیرت اور دینی حمیت تو کم از کم ضرور تمہیں ملزم کریگی اگر تم ایک عرصہ کے بعد بھی متاع عمل سے خدانخواستہ خالی ہاتھ ہی چلے آئے۔ پس جن بھائیوں نے گذشتہ ۸-۹ ماہ میں کوئی مطلوبہ خدمت انجام نہ دی ہو۔ ان کیواسطے اب بھی موقع ہے کہ کچھ کر لیں۔ اور جب تک جیتے ہیں اسی دھن میں لگے رہیں۔

سب سے پہلا قابل توجہ امر یہ ہے کہ امام پاکؑ کی اطاعت سے تمنے اپنے نفس کی کیا کچھ اصلاح کی اور اغیار کے دلوں میں سلسلۂ حقہ کی طرف میلان و حسن ظن پیدا کرنے کے لئے کہاں تک نیک نمونہ دکھلایا۔؟ پھر یہ کہ اپنے برادران دینی کی اصلاح۔ ان کی ہمدردی اور اعانت میں تم نے کس قدر دلسوزی و ایثار سے کام لیا۔ خدا تعالیٰ کا پیغام اور اس کے مامور برحقؑ کا کفرکش نام غافل اہل دنیا کے گوش گزار کرنے میں حق تبلیغ سے بقدر طاقت سبکدوشی حاصل کی؟ سلسلہ عالیہ کی مالی خدمت اور قلمی اعانت میں کچھ حصہ لیا۔ اگر لیا تو کتنا؟ اگر آپ کی کوئی

مقامی انجمن ہے۔ تو اس نے عرصہ زیر رپورٹ میں کتنے تبلیغی جلسے منعقد کئے۔ کسقدر چندہ صدر انجمن اور صیغہ ترقی اسلام کو بھیجا۔ کون کون سے کام سلسلہ کو تقویت پہنچانے والے جاری کئے۔ کوئی مدرسہ کوئی درس قرآن وحدیث کوئی لیکچروں کا ضابطہ و اہتمام کوئی فراہمی چندہ کی سبیل مثلاً آٹا چٹکی سسٹم یا شادی بیاہ کی تقریبات پر جن میں عموماً بہت کچھ خرچ ہو جاتا ہے۔ اغراض سلسلہ کے واسطے بقدر استطاعت حصول کرنا۔ انجمن کی کارروائی اور ضروری کاغذات اور رجسٹروں میں سعتدی و باقاعدگی کا عمل درآمد۔ صدر انجمن اور حضرت امام محترم ایدہ اللہ کے ساتھ تعلق ماتحتی وعقیدت کیسی بڑھانے میں کوشش کتنی کی۔ دوستوں غار ہلاکت سے نکال کر منارہ سلامتی کی طرف کھینچیں عہد تقدیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے خاندان برادری کے ساتھ تعلقات میں کیا تبدیلی کی؟ احمدیت کے متعلق ضروری معلومات میں کیا کچھ اصلاح و اضافہ کیا؟

صاحبو! یہ اور اسی قبیل کی اور بہت سی باتیں ہیں۔ جن پر ہمیشہ آپ کی خاص توجہ ہونی چاہیئے۔ اگر ایسے سوالات کا جواب آپ کی طرف سے بربنائے واقعات تسلی بخش ہو سکے تو آپ بلاشبہ قابل مبارکباد ہونگے ورنہ یاد رکھو جو شخص یا جو گروہ کل کی نسبت آج کچھ بھی قدم نہیں بڑھاتا وہ ضرور پیچھے ہٹے۔ کیونکہ اس کشمکش حیات میں ایک مقام پر کھڑا رہنا محالات سے ہے۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہی کسی کو اس کی جگہ پر قائم رکھ سکتا ہے اور اسی سے انسان ترقی کی توفیق پاتا ہے۔ پس تم بہت جلد سستی وغفلت کے خطرناک نتائج سے متنبہ ہو کر اپنی کمزوریوں کی اصلاح کرلو اور زبانی لاف زنی یا خیالی منصوبوں سے نہیں بلکہ عمل سے اس قابل بن جاؤ کہ زمین وآسمان تمہاری اہلیت واستحقاق کی گواہی دیں اور تم خدا کی نظروں میں مقبول وممتاز ٹھیرو تا اُس کی نصرت تمہاری دستگیری کرے۔ والا تمہارے بد اندیش۔ دین حق کے دشمن تو شب وروز اسی فکر میں ہیں کہ تمہارا نام کسی طرح صفحہ ہستی سے مٹ جائے۔ آخر میں ہم آپ سے اتنا عرض کرینگے اور انشاء اللہ بار بار یاد دلاتے رہیں گے۔ کہ جو خدا کا ہے اسے زبردست سے زبردست دشمن بھی کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔ مگر وہ جو دنیوی اور نفسانی اغراض کا بندہ بنکر محسن حقیقی کی مرضیات کو پس پشت ڈالتا ہے۔ اسے کوئی بڑے سے بڑا خیر سگال بھی سلامتی کی گارنٹی نہیں دے سکتا۔ ربنا اغفرلنا وارحمنا واھدنا صراط المستقیم۔ اللہم آمین

## انجمن خادم القرآن بمبئی

جناب غلام رسول صاحب صدیقی نے انجمن مندرجہ عنوان کی بنیاد اس غرض سے رکھی ہے کہ تمام دنیا کی زبانوں میں تراجم قرآن کے ذریعہ اسلام کی اشاعت قرآن مجید کے طفیل روزگار حاصل ہو۔ انجمن کے اصول اس قسم کے ہیں کہ مثلاً ہر ملک ہر خطہ کے لوگ عورت مرد بلا امتیاز عقائد اس کی ممبر ہو سکینگے جن سے نہ کوئی فیس لیجائیگی نہ داخلہ۔ جو تراجم اس انجمن کے زیر نگرانی شائع ہونگے وہ کسی فرقہ کا تائیدی یا تردیدی پہلو لئے ہونگے وغیرہ وغیرہ۔

صدیقی صاحب کی انجمن کے اغراض واصول بظاہر تو بڑے دلکش ہیں۔ لیکن عملاً وہ جیسے کچھ وقت طلب بلکہ قریب بہ محال ہیں آنیوالے واقعات خود بتلادینگے۔ ہم سردست ایک دو باتوں سے متعلق سرسری اظہار رائے پر اکتفاء کرتے ہیں۔ اول تو یہ راز ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ جب امت محمدیہ بہتر تہتر بلکہ سینکڑوں فرقوں میں منقسم ہے اور اس کا یہ تفرقہ اختلاف عقائد کی ہی بنا پر ہے۔ تو ترجمہ قرآن میں وہ انوکھا انداز صدیقی صاحب یا ان کے چیدہ علماء کہاں سے لائیں گے جس سے ان سب کو خوش کر سکیں اور ہر اک کی تائید وتردید سے بھی پہلو بچائے رہیں پھر قیام انجمن کے بنیادی اصولوں میں ایک نہایت خطرناک مدعا یہ رکھا گیا ہے کہ کتاب اللہ کی علامات درموز اوقاف میں من مانی کاٹ چھانٹ اور ردوبدل کر کے آیات قرآنی کے ایسے مفہوم ومعانی پیدا کئے جائیں جن سے کوئی اعتراض بھی وارد نہ ہو سکے اور مطلب بھی حاصل ہو جائے مثلاً یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا کے مشہور ومتداول معنی سے جو اعتراض ذات باری تعالیٰ کی نسبت مخالفین اسلام پیش کرتے ہیں یا بظاہر مسئلہ جبر نکلتا ہے۔ وہ اس طرح اٹھایا جائے کہ آیت ماقبل ومابعد کی علامات وقف کو اڑا دیں اور ”یضل بہ“ کا تعلق الفاظ ماسبق کے ساتھ رکھکر ”ماذا اراد اللہ بھذا مثلا یضل بہ کثیرا“ کو قول کفار سمجھیں اور ”یھدی بہ کثیرا“ کو مومنوں کی طرف سے اس کا جواب۔ گویا صدیقی صاحب کی شاندار سکیم کیا ہے مطالب کلام اللہ میں ایک بڑی بھاری تحریف وترمیم کا پیش خیمہ ہے۔ اور افسوس کہ دین قیم میں یہ سارے رخنے اسوجہ سے گوارا کئے جاتے ہیں کہ قلت تدبر اور فقدان تقویٰ وطہارت کے سبب مسلمانوں کو خود تو اس کتاب پاک کے معانی ومطالب سے مس نہیں (لا یمسہ الا المطہرون) اور جس وجود اطہر کو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور بشارتوں کے مطابق اس زمانہ میں بشکل بعثت ثانیہ تعلیم کتاب کی غرض سے انمیں بھیجا (الجمعہ ع ۱) اس کی ان حرمان نصیبوں نے قدر نہ کی الا ماشاء اللہ حالانکہ رفع تفرقہ کا وہی سب سے زبردست وقابل اعتماد ذریعہ ہو سکتا تھا جسکی خود خدائے پاک اور اس کے مخبر صادق نے صدیوں پہلے سے خبر دی تھی اور آنحضرت نے اس کے منصب عظیم الشان کو بھی حکماً عدلاً کے الفاظ میں کھول کر بتلا دیا تھا۔ پس اسکو چھوڑ کر اپنی خانہ ساز تدبیروں سے کیونکر ہو سکتا ہے کہ مسلمان کلام الٰہی کو ٹھیک ٹھیک سمجھ سکیں یا تفرقہ باہمی کو مٹا کر دین و دنیا میں فلاح یاب ہو سکیں۔ حاشا وکلا۔

صدیقی صاحب کاش کہ اگلے الفاظ وما یضل بہ الا الفاسقین الخ پر غور کرتے تو جبر کے خلجان میں نہ پڑتے اب ان کو چاہیئے کہ کچھ عرصہ کیلئے **قادیان** آکر رہیں اور قرآن مجید کے مطالب عالیہ کو سمجھیں تا کہ انہیں پتہ لگے کہ بحالت موجودہ بھی اس کتاب میں کوئی امر محل اعتراض ہے نہ کوئی محالات عقلی نہ کوئی ناسخ منسوخ نہ کوئی تنقیض وتضاد یا اختلاف کسی قسم کی گمراہی ہلاکت یا کجی۔ اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اگر مذاہب باطلہ پر حجت اسلام پوری ہو سکتی ہے تو اس کا واحد طریقہ وہی ہے جو مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے بتلایا۔ اس سے انحراف کر کے مسلمان نہ منشائے خدا ورسول کو ٹھیک ٹھیک سمجھ سکتے ہیں نہ سچے مسلمان بن سکتے ہیں۔ چہ جائیکہ دیگر اقوام کو اسلام کا حلقہ بگوش بنا سکیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

# خطبہ جمعہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

(فرمودہ ۳۔ ستمبر ۱۹۱۵ء)

*

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

انسانوں میں سے بہت سے انسان سُست بھی ہوتے ہیں نکمے بھی ہوتے ہیں بے استقلال بھی ہوتے ہیں اور بے ہمت بھی ہوتے ہیں۔ اور ان بُرے خصائل کے خلاف واعظ لوگ لوگوں کو بہت کچھ کہتے سُنتے بھی رہتے ہیں اور ان سے بچنے کی طرف متوجہ بھی کرتے رہتے ہیں لیکن اصل ہوشیاری۔ اصل ہمت اور کام کرنے کی طاقت وقوت کسے کہتے ہیں؟ اور اس سے کیا مُراد ہے؟ اس سے بہت کم لوگ آشنا ہوتے ہیں۔ اسی لئے بعض لوگ غلطی سے بعض باتوں کا نام ہمت ہوشیاری اور کام کرنیکی علمی طاقت رکھ لیتے ہیں لیکن درحقیقت وہ عملی طاقت۔ ہمت اور ہوشیاری نہیں ہوتی۔ بلکہ ہمت ہوشیاری اور عملی طاقت وقوت بہت بڑی چیزیں ہیں اور ان کا حاصل کرنا یا اپنے اندر پیدا کرنا کوئی چھوٹی سی بات نہیں۔ کیونکہ یہ بڑے صبر اور بڑی محنت کو چاہتی ہیں +

## وقتی جوش

بہت سے لوگ دنیا میں بعض وقتوں میں بڑے چوکس اور ہوشیار بھی ہوتے ہیں مگر باوجود اسکے وہ چوکس اور ہوشیار نہیں ہوتے۔ بعض لوگ بعض وقتوں میں بڑے جوش سے کام کرتے ہیں۔ لیکن باوجود اسکے ان کا وہ فعل اس امر پر دلالت نہیں کرتا۔ کہ وہ بڑے ہمت والے اور اولوالعزم ہیں۔ اور نہ اُس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان کے اندر عملی طور پر کام کرنے کی طاقت اعلیٰ حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ کیونکہ ان کے تمام کام ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے ہانڈی کا اُبال۔ ہانڈی جب چولھے پر چڑھی ہو۔ تو اس میں اُبال آتا ہے۔ مگر وہ اُبال قائم رہنے والی چیز نہیں ہوتی۔ ذرا ڈھکنا اُتار دو۔ وہیں بیٹھ جاتا ہے تو وہ اعمال جو اُنکی ہمت چستی اور ہوشیاری پر یا انکے اندر عملی طاقت کے موجود ہونے پر بظاہر دلالت کرتے ہیں درحقیقت ہنڈیا کے اُبال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ میرے خیال میں تو دُنیا میں کوئی بھی ایسا انسان نہیں جسپر کبھی نہ کسی وقت جوش اور چستی کی حالت نہ گذرتی ہو۔ جس طرح ہر وہ ہنڈیا جو آگ پر رکھی جاتی ہے اُبلتی ہے۔ اسی طرح ہر وہ انسان جو دُنیا میں کام کرتا ہے کبھی نہ کبھی جوش دکھاتا ہے لیکن باوجود اسکے نہیں کہہ سکتے کہ وہ بڑا کام کرنیوالا ہے۔ کیوں؟ اسلئے کہ اس کا جوش وقتی ہے۔ وقتی جوش بیشک ایک حد تک مفید ہوتا ہے اور اکثر کام دے جاتا ہے لیکن اس سے وہ نتائج نہیں نکل سکتے جو استقلال کے ساتھ کام کرنے سے نکلتے ہیں کیونکہ اس طرح جو نتائج نکلتے ہیں وہ وقتی جوش کی نسبت بہت بڑے ہوتے ہیں +

## وقتی اور مستقل جوش میں فرق

اگر کوئی ایسا وقت آئے کہ ہندوں مسلمانوں کا یا مسلمانوں عیسائیوں کا یا ہندوؤں عیسائیوں کا مباحثہ ہو۔ تو ہر قوم کے آدمی یہی ظاہر کرینگے کہ اپنے مذہب کی محبت میں ایسے چور ہیں کہ ایک بات بھی اسکے خلاف نہیں سُن سکتے۔ لیکن جب پنڈت اور مولوی یا پادری مباحثہ سے اُٹھ کھڑے ہوں تو انھیں کبھی خیال بھی نہیں آتا۔ کہ ہمارے مذہب میں بھی کوئی خوبی ہے یا نہیں سا اسکے لئے غیرت چاہیئے یا نہیں۔ مباحثات میں جاہلوں کو زیادہ جوش آیا کرتا ہے مگر جب گھر جاتے ہیں تو سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ اب اس جوش کو دیکھ کر کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہی لوگ صحابہؓ کا نمونہ ہیں اور واقعہ میں انکی اس حالت کو دیکھ کر ایک نبی کی تربیت یافتہ جماعت کے ساتھ انھیں تشبیہ دیجاسکتی ہی کیونکہ یہ لوگ اس وقت اپنے مذہب کے خلاف سُنکر بیتاب ظاہر کرتے ہیں۔ دین کی محبت میں چُور نظر آتے ہیں۔ اپنے مذہب کی کامیابی پر اتنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں کہ انھیں بادشاہت بھی ملتی تو بھی اتنی خوشی نہ کرتے۔ یہی حال سچی معرفت رکھنے والوں کا ہوتا ہے وہ چونکہ خداتعالیٰ سے خاص تعلق رکھتے ہیں اس لئے کوئی مشکل ان کے راستہ میں حائل نہیں ہوسکتی۔ کوئی تکلیف انھیں رنجیدہ نہیں کر سکتی۔ انکے لئے دین کی کامیابی سب سے بڑھ کر خوشی ہوتی ہے۔ یہی حالت مباحثہ میں ان لوگونکی نظر آتی ہے مگر ان دونوں جماعتوں میں بہت بڑا فرق ہے اور وہ یہ کہ انبیا کی تربیت یافتہ جماعت کے لوگ گھروں میں جاتے ہیں سوتے ہیں۔ جاگتے ہیں چلتے ہیں۔ پھرتے ہیں اپنے تمام کاروبار کرتے ہیں۔ لیکن انکی ہر حالت اور ہر وقت میں جوش اور چستی نمایاں ہوتی ہے۔ اور جو دوسرے ہیں ان کا جوش صرف مباحثہ کے وقت تک ہی محدود ہوتا ہے گھر جاکر وہ دنیا کے کاموں میں لگ جاتے ہیں اور دین کا خیال بھی نہیں رہتا۔ اسی طرح بہت سے بخیل جن کے ہاتھ سے ایک پیسہ بھی نہیں نکلتا۔ بڑی بڑی رقمیں دے ڈالتے ہیں مگر وہ سخی نہیں کہلا سکتے۔ کیوں؟ اس لئے کہ کسی خاص وجہ یا خاص منظر یا خاص بات سے متاثر ہو کر ان کا بخل دب جاتا ہے اسلئے وہ کچھ دے دیتے ہیں۔ اور یہ بات بیرونی اثرات سے ان میں پیدا ہوتی ہے نہ کہ انکی طبیعت سے نکلتی ہے۔ لیکن ایک سخی کو کسی مجلس کے اثرات یا کسی منظر کی کیفیات یا واعظ کا وعظ یا کسی کی شان وشوکت دینے کے لئے مجبور نہیں کرتی۔ بلکہ اسکی فطرت اسے مجبور کرتی ہے کہ کسی غریب کی مدد کی جائے۔ پھر کسی خاص وقت نہیں بلکہ تنگی وفراخی عُسر یُسر ہر حال میں انکی سخاوت ظاہر ہوتی رہتی ہے +

## کامیابی کی اصل

پس اصل بات جو دُنیا میں کسی کو کامیاب کرتی ہے وہ ایک صفت کا اپنے اندر ہمیشہ کے لئے قائم کرلینا ہوتا ہے نہ کہ ایک وقت کیلئے اس کا حاصل کرلینا۔ کیونکہ وقتی جوش تو شریر سے شریر انسان کو بھی اپنے مذہب کی حمائت میں آجاتا ہے چنانچہ اخباروں میں ایسے واقعات چھپے جاتے ہیں مثلاً دیانند کالج اور اسلامیہ کالج کے لڑکوں میں میچ ہوا تو موچی دروازہ کے گنڈے لٹھ لیکر آگئے کہ مسلمان اور آریوں کا مقابلہ ہے ہمیں مسلمانوں کی ہمدردی کرنی چاہیئے اس نظارہ کو دیکھ کر نہیں کہہ سکتے کہ ان میں اسلامی جوش ہے کیونکہ ایک نظارہ کی وجہ سے ان میں وقتی جوش نظر آتا ہے اور حقیقت میں کچھ بھی نہیں۔ اصل ہمت اور جوش سے کام کرنیوالا وہ انسان ہوتا ہے جو کبھی تھکتا نہیں۔ خواہ کتنا ہی مشکل کام اسے پیش آئے۔ اور کتنا ہی لمبا عرصہ اس کے کرنے میں لگے لیکن وہ جو ایک وقت خواہ کتنا ہی جوش دکھائے۔ اس کا جوش جھاگ کیطرح بیٹھ جاتا ہے۔ اس لئے کبھی اس قسم کا انسان کامیاب نہیں ہوسکتا جتنے انسان کامیاب ہوتے ہیں اور جتنی قومیں ترقی کرتی ہیں وہ وہی ہوتی ہیں جنکی ہمت اور جوش نے وقت کو نہیں دیکھا۔ خواہ دس برس لگیں۔ بیس تیس یا چالیس پچاس۔ جب تک

ان کا مدعا حاصل نہ ہو۔ چھوڑتیں نہیں۔ یہ نہیں کہ ان میں وقتی جوش پیدا ہو گیا ہو۔ بعض لوگ وقتی جوش سے کوئی اچھا کام کر لیتے ہیں۔ لیکن گھر آ کر پچھتاتے ہیں۔ مثلاً بعض لوگ کسی جلسہ میں دوسروں کو دیکھ کر خود بھی چندہ دیدیتے ہیں مگر گھر آ کر پچھتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چندہ نہ دیتے یا جتنا دیا اس سے کم دیتے تو اچھا ہوتا۔ اس طرح جو ثواب انھیں ہوتا ہوتا ہے وہ بھی ضائع ہو جاتا ہے ✝

### اسلام کس طرف بلاتا ہے

اسلام جس طرف بلاتا ہے وہ وقتی جوش کا کام نہیں بلکہ موت تک انسان کو قربانی کے لئے بلاتا ہے۔ اس لئے مومن پر کوئی وقت ایسا نہیں آتا۔ کہ اسے قربانی کے لئے نہ بلایا جائے۔ ہر حالت اور ہر وقت میں آسمانی آواز اسے پکار پکار کر کہتی ہے کہ ابھی بڑا کام ہے خوب جوش سے لگے رہو ✝

### جماعت احمدیہ کا کام

ہماری جماعت نے جو کام شروع کئے ہیں انکے کرنے میں بعض آدمی گھبرا جاتے ہیں کہ کیا ہم ہمیشہ ہی یہ کام کرتے رہینگے ایسے نادان نہیں جانتے کہ انھیں نفس دھوکہ دے رہا ہے یہ کام کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ اور خدا تعالیٰ کو یہ مدنظر نہیں کہ کسی کا روپیہ خرچ کرا دے۔ اور نہ یہ مدنظر ہے کہ کسی کا وطن چھڑا کر دوسرے ممالک کی سیر و تفریح کرا دے۔ اور نہ اسے یہ منظور ہے کہ وقت خرچ کر کے انھیں بٹھیں۔ بلکہ وہ تو تم میں ایک ایسی طاقت پیدا کرنا چاہتا ہے کہ انسان کسی روک اور کسی مشکل کو خدا تعالیٰ کے لئے برداشت کرنے میں ہچکچائے نہیں۔ اور اسکے لئے کسی وقت دشمن کے مقابلہ سے نہ ہٹے۔ بلکہ ہر وقت ہتھیار تیز رکھے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ایک دشمن سے اس کا مقابلہ ہے وہ دشمن خواہ اپنا ہی نفس ہو یا دوسرے انسان یا شیطان ہو۔ ہر وقت اس کے سر پر موجود ہے ✝

### ہم اور ہمارا کام

ہمارے لئے جو کام ہے۔ یعنی صداقت اسلام کو پھیلانا۔ یہ کوئی آسان کام نہیں۔ نہ کوئی مٹھائی ہے کہ اٹھائی۔ اور کھالی۔ نہ کوئی کپڑا ہے کہ لیا اور پہن لیا۔ اس لئے یہ وقتی جوش کا کام نہیں بلکہ حقیقی جوش رکھنے والی جماعت کا کام ہے۔ کیونکہ تمام دنیا کی اصلاح کا ایسا فرض ہے۔ جسکے خلاف ساری دنیا زور لگا رہی ہے۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ پندرہ بیس مست ہاتھی چھوڑ کر ایک بچہ کو کہا جائے کہ ان کو پکڑو۔ جانتے ہو۔ اس بچہ کو کس قدر احتیاط کی ضرورت ہوگی۔ پس وہ مست ہاتھی جنہیں بڑے بڑے تجربہ کار مہاوت کام نہیں کر سکے۔ انکے درمیان ہماری جماعت کو چھوڑ دیا گیا ہے جو بچہ کیطرح ہے اور مخالف لوگ مست ہاتھیوں کیطرح۔ جو جھوٹی آزادی کو آزادی سمجھ کر خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری سے بھاگے جاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو انھیں اصل آزادی کیطرف لانا چاہتا ہے اسے کچل دیں ✝

### ہماری مشکلات

آپ لوگ جانتے ہیں کہ جہاں بعض کا یہ خیال ہو کہ مجھے زہر پلایا جا رہا ہے وہاں ڈاکٹر کو کیسی دقت پیش آتی ہے۔ بہت ہی زور ہو تو دوائی پلائی جا سکے۔ ایک تو وہ مریض ہے جو سمجھے کہ میرا علاج ہو رہا ہے۔ وہ بھی دوائی پینے سے منہ بناتا۔ ناک بھوں چڑھاتا اور کہتا ہے۔ دوائی بے مزا ہے پینے کو جی نہیں چاہتا۔ لیکن ایک ایسا مریض ہے جسکو یہ یقین ہو کہ وہ درد جو آگے میرے لئے مصیبت کا موجب ہو رہا ہے۔ دوائی پینے سے دگنا ہو جائے گا یا اس دوائی کے حلق سے اترتے ہی جان نکل جائیگی تو بتاؤ۔ کہ وہ مریض کس شدت سے ڈاکٹر کا مقابلہ کرے گا۔ ایسے موقع کے لئے بڑا باہمت اور استقلال والا اور مدبر ڈاکٹر چاہیئے جو طرح طرح سے اسے بہلا کر اور نرم کر کے دوائی پلائے۔ پس ہمارے مریض بھی جو مریض ہیں وہ یہی سمجھتے ہیں کہ ہمیں زہر دیا جائے گا وہ مسیح موعود جو دنیا کو ہدایت کیطرف بلانے کے لئے آیا تھا۔ اس کا ذکر انکے سامنے کرو۔ تو فوراً پتھر مارنے لگ جائینگے۔ وہ مسیح موعود جو دنیا کے آرام کا باعث تھا اسے دکھ کا باعث سمجھ رہے ہیں وہ مسیح موعود جو سچائی کیطرف بلانے آیا تھا دنیا کو یقین ہے کہ وہ جھوٹ کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ مسیح جو شیطان کے پنجہ سے آزاد کرنے آیا تھا۔ دنیا سمجھ رہی ہے کہ اپنی غلامی میں جکڑنے کے لئے آیا۔ اور دنیاوی عزت کے لئے لوگوں کو غلام بنانا چاہتا ہے وہ مسیح جو خدا سے تعلق قائم کرانے کے لئے آیا تھا۔ دنیا کو یقین ہے کہ وہ خدا سے دور کرنے آیا ہے۔ پس ایسی صورت میں اگر ان کو سمجھایا جائے۔ تو وہ مخالفت میں سارا زور لگاتے ہیں اور برداشت نہیں کرتے۔ کہ ہمارا نسخہ استعمال کریں۔ ایسے موقع پر ہمیں کسی معمولی نہیں بلکہ بڑے بھاری استقلال کی ضرورت ہے ✝

### دینی کام ختم نہیں ہوتے

پھر اگر کسی ڈاکٹر کے پاس ایک دو مریض ہوں تو وہ خیال کر سکتا ہے کہ دو گھنٹہ یا چار گھنٹہ کام کر کے فرصت ہو جائیگی لیکن جہاں کروڑوں مریض ہوں۔ ایسے موقع پر یہ خیال کرنا نادانی ہوگی کہ ہمارا کام ایک یا دو دن کا ہے کیونکہ یہ اصل میں صدیوں کا کام ہے اور اسکے لئے نسلیں در نسلیں آئینگی۔ اور انکے ہاتھ . . . . . خالی ہونگے۔ کام زیادہ ہوگا۔ اور آدمی تھوڑے۔ کیونکہ دینی کام تو کبھی ختم ہی نہیں ہوتا۔ ہمنے دیکھا ہے کہ جب کوئی قوم یہ سمجھ لے کہ اب میرا کام ختم ہو گیا ہے۔ اسی وقت اسکے افراد جو بمنزلہ ڈاکٹر کے ہوتے ہیں مریض ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ ایسا مرض ہے کہ جب ڈاکٹر یہ سمجھ لیں کہ اب کوئی مریض نہیں۔ تو وہی مرض ڈاکٹروں کو لگ جاتا ہے۔ پھر آسمان سے ڈاکٹر آ کر ایک مدرسہ قائم کرتا ہے۔ اور اسمیں ایسے ڈاکٹر تیار کرتا ہے۔ جو دنیا میں مریضوں کے علاج میں لگ جاتے ہیں اسپر صدیوں کی صدیاں گذر جاتی ہیں۔ اور وہ فارغ نہیں ہوتے حتیٰ کہ بعض لوگ علم ڈاکٹری کو بھول جاتے ہیں۔ اس لئے وہی مریض بنجاتے ہیں۔ اور ایسے مریض کہ لوگ ان پر ہنستے ہیں۔ جیسے آجکل یورپ کے لوگ مسلمانوں پر ہنس رہے ہیں۔ غرض یہ مقابلہ کوئی چھوٹا سا مقابلہ نہیں بلکہ بہت بڑی قربانی چاہتا ہے۔ جب کوئی انسان اس کو ہاتھ میں لے۔ تو سمجھ لے کہ مرتے دم تک ایسا کوئی وقت نہیں آئے گا کہ میں اس سے فارغ ہو سکوں۔ پس ہماری جماعت کے لئے جس نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے بہت بڑی ہمت۔ عملی طاقت۔ اور استقلال کی ضرورت ہے اور جبتک ہم خاص جوش اور استقلال سے کام نہ کرینگے۔ کامیابی کہاں ہو سکتی ہے۔ ہم سے پہلی جماعتوں نے یہ کام کیا۔ اور ایسا کیا کہ دن رات ایک کر دیا۔ تب جا کر انھیں کامیابی ہوئی ✝

### مومن کے کام

یہ آیتیں جو ہمنے پڑھی ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے کچھ کام فرمائے ہیں۔ ایک طرف تو یہ فرمایا۔ کہ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں یعنی جو باتیں لوگوں کی نظروں سے غائب اور دنیا سے پوشیدہ ہوتی ہیں۔ ان پر ان کو ایمان اور یقین ہو جاتا ہے۔ جس طرح کوئی ڈاکٹر خوردبین سے باریک چیزوں کو دیکھ لیتا ہے۔ اسی طرح وہ چیزیں جو لوگوں سے پوشیدہ ہوتی ہیں۔ مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ ملائکہ متقی لوگ ان سے اچھی طرح آگاہ ہو جاتے ہیں اور انھیں انکے متعلق تسلی حاصل ہو جاتی ہے نیز وہ باتیں جو لوگوں پر پوشیدہ ہوتی ہیں انپر اللہ تعالیٰ ظاہر کر دیتا ہے جنپر انھیں ایمان حاصل ہو جاتا ہے ✝

### ایمان کامل

کامل ایمان کا حاصل ہونا بڑی خوبی کی بات ہے

یہ ہر ایک کو کہاں نصیب ہوتا ہے۔ مثلاً خدا کو ماننے والے لاکھوں اور کروڑوں ہیں۔ لیکن اگر خدا کی ہستی کے متعلق کریدا جائے تو اکثر دہریے نکلینگے اور بہت سے ایسے ہونگے جنمیں ایمان ہی نہیں +

### عبادت میں دوام

پھر فرماتا ہے وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وہ ایک دو وقت کی نمازیں نہیں پڑھتے بلکہ ہر وقت اللہ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ جب انکی نظر اتنی وسیع ہو جاتی ہے کہ غیب پر انہیں ایمان حاصل ہو جاتا ہے۔ تو نمازیں قائم کرتے ہیں اور انپر دوام اختیار کرتے ہیں۔ " قامت " کسی چیز کو قائم کرنا اور اُسپر دائم رہنا ہے۔ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ نماز کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں۔ اسکے معنے نماز کے تمام پہلوؤں کو مدِ نظر رکھنا اور کوئی نقص اور کمزوری نہ کرنا بھی ہیں۔ یعنی وہ نمازوں کو اس طرح پر ادا کرتے ہیں۔ کہ کوئی کمزوری نہیں رہنے دیتے یعنے نماز کے کل ظاہری اور باطنی شرائط کو پورا کرتے ہیں +

### صدقہ دینا

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اسمیں سے خرچ کرتے ہیں پہلے ان کا ایمان کامل ہوتا ہے پھر وہ خدا کی عبادتوں میں مشغول ہوتے ہیں جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے بندوں سے نیک سلوک کرنے لگتے ہیں۔ کیوں ؟ اس لئے کہ جس چیز سے انسان کو محبت ہوتی ہے اس سے اور جتنی چیزیں تعلق رکھنے والی ہوتی ہیں۔ ان سے بھی اسکو محبت ہو جاتی ہے۔ کہتے ہیں مجنوں کسی گلی سے گذر رہا تھا کہ آگے لیلیٰ کا کتا نظر آیا۔ وہ اسے پیار کرنے لگ گیا۔ تو یہ ایک پختہ بات ہے۔ کہ جس چیز کی عزت انسان کے دل میں ہوتی ہے۔ اس سے تعلق رکھنے والی ہر چیز کی وہ عزت کرتا ہے۔ دیکھ لو جسوقت ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت تھی۔ تو لوگ جبہ پہنتے اور عربی وفارسی پڑھتے تھے۔ لیکن اب اگر کوئی جبہ پہنے تو لوگ ہنسیں کہ یہ بھی کوئی لباس ہے۔ اور عربی وفارسی کو تو لغو کہتے ہی ہیں۔ انکی بجائے انگریزی پڑھنے پر زور ہے پس جب اللہ تعالےٰ سے تعلق قائم ہو جائے تو ساتھ ہی اس کی مخلوق کے ساتھ بھی تعلق ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ خدا کے دیئے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں۔ اور محتاج اور غریب لوگوں سے حُسن سلوک کرتے ہیں +

### آنحضرت صلعم پر ایمان

پھر وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ آنحضرتؐ پر جو کلام نازل ہوا۔ اُسپر ایمان لاتے ہیں۔ پہلے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں سے تعلق رکھنے کا ذکر تھا۔ اسپر یہ سوال ہو سکتا تھا کہ کس طرح عمل کیا جائے ؟ اس سوال کا جواب سوائے اسکے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کہ آنحضرت صلعم جو تعلیم لائے۔ اسپر عمل کرو۔ اس لئے يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ اور يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ اور مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ کیونکہ جب کوئی سچے دل سے ہستی باری تعالےٰ پر ایمان لے آئیگا۔ اور اُسکی عبادت کو اپنی عادت میں داخل کرلے گا اور خدا کی مخلوق سے نیک سلوک کریگا تو فوراً اسبات کا بھی اقرار کرے گا کہ میری عقل ایسی نہیں جو ہر بات کے نفع و ضرر تک پہنچ جائے اس لئے کسی رستہ بتانے والے کی ضرورت ہے۔ اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی ہو نہیں سکتا +

### گذشتہ انبیا پر ایمان

پھر وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ماننا ضرور ہے کہ اور نبیوں کو بھی مانا جائے کیونکہ ایک سچائی دوسری سچائی کو قبول کرنیکے لئے رستہ صاف کرتی ہے چنانچہ آپؐ پر جو کلام اُترا۔ اُسکو ماننا اور نبیوں کا ماننا بھی ضروری ہوتا ہے مثلاً ایک ہندو جو حضرت موسیٰ۔ عیسیٰ۔ ابراہیم (علیہم السلام) کو جھوٹا سمجھتا ہے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ایمان لاتا ہے تو ساتھ ہی یہ بھی مان لیتا ہے کہ یہ سب خدا کے سچے رسول تھے +

### آئندہ آنیوالے کلام پر ایمان

پھر وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ جب پہلے کلاموں پر یقین ہو جائے تو یقیناً اسبات کو بھی ماننا پڑتا ہے کہ خدا کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی۔ جس طرح وہ پہلے کلام کرتا تھا۔ ویسے ہی اب بھی کرتا ہے۔ اس طرح آنے والے کلام پر یقین حاصل ہو جاتا ہے +

قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ جو قوم نبی کی تعلیم کو بھول کر تباہ و برباد ہو گئی وہ وہی ہوئی ہے جسنے یہ کہا کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ لیکن پہلی کتابوں پر ایمان لانے کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ آنے والے کلام پر بھی ایمان لایا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عایشہؓ نے پہلے ہی کہدیا۔ کہ قولوا خاتم الانبیا ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔ یہ تو کہو کہ رسول اللہ انبیا کے خاتم ہیں لیکن یہ نہ کہو کہ آپکے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ کیونکہ آپؐ پر ایمان لانے کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہ خدا جو ہمیشہ سے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے نبی بھیجتا آیا ہے۔ کیا ممکن ہے کہ کسی کو نبوت کے قابل سمجھ کر اسپر فائز نہ کرے۔ اور آیندہ کے لئے کلام کرنا بند کردے۔ پس اگر پچھلی کلام پر یقین آجائے تو آیندہ پر ضرور ایمان حاصل ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

### وحی الٰہی سے مشرف ہونا

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ یہی وہ لوگ ہیں جو سچی ہدایت پر ہیں انکے سوا اور کوئی نہیں۔ اور صرف یہی وہ ہدایت ہے جو انسان کو کامیاب کر دیتی ہے کیونکہ جب یہ یقین ہو جائے کہ خدا کیطرف سے کلام نازل ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ یہ انعام دے سکتا ہے تو انسان محنت بھی کرے گا۔ میں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سُنا ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کے آپ یہ معنے فرماتے کہ متقی وہ ہوتا ہے جو ایک حد تک اعمال کرے اور مدار شریعت احکام کو پورا کرے۔ ہُدًی لِّلْمُتَّقِيْنَ سے یہ مطلب ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ متقی سے بڑھاکر اوپر کے درجہ پر لے جاتا ہے اور متقی کے بعد یہ درجہ ہوتا ہے کہ خدا اس سے کلام کرتا ہے۔ یعنی وحی کا دروازہ اُسپر کھولا جاتا ہے۔ پس جب انسان کو یہ یقین ہو جائے کہ وحی کا دروازہ کھولا جائے گا۔ تو وہ کوشش بھی کرے گا۔ اور جسکو یہ امید ہی نہو۔ وہ نہیں کرے گا۔ مثلاً ایک آدمی کو یقین ہو کہ فلاں مکان پر فلاں چیز ہوگی۔ تو وہ وہاں جائے گا۔ لیکن اگر اسے معلوم ہو کہ نہیں ہوگی تو نہیں جائے گا +

### شریعت کے احکام دوامی ہیں

متقی کے واسطے یہ باتیں ہیں اور ایسی ہیں کہ ایک دم کے لئے اگر ان کو کوئی چھوڑ دے تو جھٹ اس کا ایمان گر جاتا ہے۔ کوئی کہے کہ اب ان کی ضرورت نہیں تو خدا تعالےٰ سے دور کیا جائے گا۔ نماز اور صدقہ کو چھوڑنے سے پہلی حالت قائم نہ رہے گی۔ قرآن پر ایمان نہ لانے سے ذلیل ہو جائے گا۔ کیونکہ شریعت کے جتنے احکام ہیں وہ ایسے ہیں جو سب انسانوں سے ہر وقت تعلق رکھتے ہیں اور بار بار کئے جاتے ہیں۔ اس سے اللہ تعالےٰ نے اس طرف متوجہ کیا ہے کہ کامیاب وہ انسان ہو سکتا ہے جو ہر وقت لگا رہے۔ مسلمانوں کی نمازیں ایسی نہیں کہ کچھ پڑھ کر چھوڑ دیں۔ صدقہ و خیرات ایسا نہیں کہ ایک دو دفعہ کیا اور پھر چھوڑ دیا۔ بلکہ جس دن سے کوئی مسلمان ہوتا ہے

اس سے لیکر مرنے کے دن تک یہ باتیں ساتھ ہی رہتی ہیں اس سے خدا تعالےٰ نے بتایا ہے کہ جتنے کام خدا کے لئے ہوتے ہیں وہ اسی طرح کے ہوتے ہیں +

## ہمیں کیا کرنا چاہیئے

پس ہمارے کاموں پر سال پر سال گذریں تو ہمیں پہلے سے زیادہ جوش اور استقلال دکھانا چاہیئے۔ کیونکہ ہم تو اس انسان کی اُمت ہیں جسکی نسبت خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وللاٰخرۃ خیرٌ لک من الاولیٰ تیری ہر آنیوالی گھڑی پچھلی سے اچھی ہے۔ پس پچھلے سال اگر کسی کو کسی نیک کام کرنے کی توفیق ملی تھی تو اب اسے یہ خیال ہونا چاہیئے کہ اگلے سال اس سے زیادہ توفیق ملے۔ اور اگر کوئی پچھلے سال کی نسبت سست ہو جاتا ہے تو گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے ہٹتا ہے کیونکہ خدا تو فرماتا ہے وللاٰخرۃ خیرٌ لک من الاولیٰ۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ کہ اگر تمھیں کوئی کام کرنا ہے تو رسول کی پیروی سے کرو۔ پس ہماری ہر گھڑی پہلی سے اچھی اور ہر سال پہلے سال سے اچھا ہونا چاہیئے اور جو کچھ پچھلے سال کیا۔ اسپر یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ بہت خدمت کرلی ہے بلکہ یہ خیال ہونا چاہیئے کہ پچھلے سال ہم ایک سیڑھی چڑھے تھے۔ اور ایک اب چڑھینگے اس لئے بڑھ کر کام کرنا چاہیئے۔ ہمیں اور نہیں تو جواری ہی سے سبق لینا چاہیئے۔ جواری جسقدر مال ضائع کرتا ہے اتنی ہی کھیلنے کی اور تڑپ اسکو پیدا ہوتی ہے۔ مگر ہم تو مال ضائع نہیں کرتے بلکہ بیج بوتے ہیں۔ جواری تمام مال کے خرچ ہو جانے تک ہمت نہیں ہارتا۔ ہندوؤں میں تو بعض اپنی بیویاں بھی ہار دیتے ہیں کہ شائد اب کچھ آجائے ایک مومن کی ہمت کم از کم جواری سے تو بڑھ کر ہونی چاہیئے کیونکہ جواری جسکو کوئی آسمانی طاقت نہیں کہتی کہ بڑھے چلو۔ وہ ہمت نہیں ہارتا۔ اور روپیہ لگاتا رہتا ہے۔ مومن کو تو ہر وقت آواز آتی ہے کہ ابھی تمہارے ذمے بہت کچھ کام ہے کام میں لگے رہو۔ پس مومن کو ہر وقت یہ خیال ہونا چاہیئے۔ کہ میں ہر روز زیادہ مال خرچ کروں۔ اور اس دقت یہی کرتا رہوں کہ موت آجائے۔ اور خدا کے حضور اپنے اعمال کا بدلہ لینے چلا جاؤں۔ پس اس قسم کے استقلال اور جوش کی ضرورت ہے کیونکہ جب تک یہ نہ ہو گا کامیابی نہیں ہو سکے گی +

ہماری جماعت کے بعض لوگ گھبرا جاتے ہیں لیکن انھیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا ہر کام پہلے سے اعلےٰ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہم اس نبیؐ کی اُمت ہیں جسکی ہر گھڑی پہلی سے اعلےٰ تھی +

اللہ تعالےٰ ہم پر اپنا فضل کرے۔ اور ہماری سستی بے ہمتی اور بے استقلالی کو دُور کر کے اس راستہ پر چلائے کہ جس پر چلکر ہم کامیاب ہو جائیں۔ اور اس راستے سے بچائے۔ جس پر چلکر ٹھوکر کھائیں +

# باقی خبریں

(صفحہ ۲ سے آگے)

**لنڈن** سے ۷ ستمبر کی تار خبر ہے کہ فرانس میں شدید گولہ باری ہوتی رہی ہے ہمنے جو دشمن کی خندقوں پر مہلک آگ برسائی۔ تو اسکے جواب میں اس نے ریمز میں تھوڑے شیل گولے پھینکے۔ کوئی نقصان جان نہوا۔ ایک اور پیام برقی مظہر ہے کہ مغربی محاذ میں کئی جگہ دشمن کے مورچوں پر شدید گولہ باری ہو رہی ہے۔ علاقہ سومی میں سرنگیں اُڑانے کی کارروائی بھی مستعدی سے جاری ہے۔ فرینچ توپخانوں نے کئی جگہ جرمن توپوں کو خاموش کرا دیا +

**ایران** میں جو روز بروز بد امنی بڑھتی جاتی تھی اور برطانیہ وروس کے خلاف تحریک ہو رہی تھی اسکے سبب روس وہاں اپنی فوجی جمعیت میں اضافہ کر رہا ہے۔ روس کے نیم سرکاری اخبار نووی ریمیا کو پتہ لگا ہے کہ تمام ایران میں جرمن لوگ تانبے کی چیزیں خرید رہے ہیں اور سلحہ خانہ طہران سے تانبے پیتل کی پرانی توپیں خریدنے کے لئے بھی نامہ و پیام کر رہے ہیں +

**بلجیم** کے الحاق سے متعلق جرمن قوم میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے اور ایک طوفانِ بے تمیزی برپا ہے بعض چاہتے ہیں کہ الحاق ہو بعض نہیں۔

# مختلف

**امپیریل** انڈین ریلیف فنڈ کی میزان اب ایک کروڑ روپیہ کے قریب یعنی (۹۹۱،۲۵۴۰) تک پہنچ گئی ہے +

**بمبئی** سے پی اینڈ او کمپنی کا سٹیمر موسومہ "ملتان" اسّی مسافر لیکر ۵ ستمبر کو روانہ ولایت ہوتا تھا۔ اسمیں ہائیکورٹ کلکتہ کے کئی جج صاحبان بھی سوار ہیں +

**ہوگلی** میں لُوٹ گھسوٹ کی وارداتیں زیادہ ہونے لگی ہیں اسواسطے مقامی رؤسا نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ہاں ایک درخواست دی ہے کہ ہمیں اپنی حفاظت جان و مال کے لئے ایک ڈیفنس کمیٹی بنانے کی اجازت ملے +

**لکھنؤ** سے ۴ ستمبر کی تار خبر ہے کہ: روزانہ لگاتار بارش کے سبب طغیانی بڑھتی جاتی ہے جو لوگ تا حال بظاہر امن میں تھے وہ بھی اب گھروں کو چھوڑ چھوڑ کر جہاں تہاں چلے جا رہے ہیں۔ دریائے گومتی کا سیلاب گرل سکول تک پہنچ گیا ہے اور لڑکوں کا سکول روم تر آب ہے۔ اس مقام پر دریا کا پاٹ دو میل کے قریب ہے۔ یونائیٹڈ سروس کلب کا بال روم بھی پانی میں ہے گھنٹہ گھر کے باغ میں کشتیاں چل رہی ہیں۔ پیر کو سیلاب زدگان کی امداد کے لئے اہل شہر کا ایک جلسہ ہونیوالا ہے۔ صاحب کمشنر لکھنؤ اسکے میر مجلس ہونگے۔ دوران سیلاب میں ایک کشتی پر طلباء کیننگ کالج اور پولیس کا جھگڑا ہو گیا۔ جسمیں مسٹر وارڈ۔ مسٹر سمتھ اور مسٹر بردن کے بھی چوٹیں آئیں۔ تحقیقات ہو رہی ہے +

**پانکی پور** پولیس ایک شخص مسمی مینورا کی تلاش کر رہی ہے جو میڈرڈ (سپین) کا رہنے والا ہے۔ اور شکاگو کے رستے چند ہفتے قبل یہاں پہنچا تھا۔ اور حال ہی میں مسلمان ہوا ہے۔ اس کا موجودہ نام عبدالسلام ہے۔ باقر گنج کی مسجد میں رہتا تھا +

**قیصر جرمنی** نے حال میں ایک موقعہ پر جو تقریر کی اس سے پایا جاتا ہے کہ آدمیوں کی اسکے ہاں کمی پڑ گئی ہے اور بہت ضرورت ہے

**واشنگٹن**۔ (امریکہ) میں اعلان کیا گیا ہے کہ پوپ کی تجویز صلح کا مضمون عام طور پر شائع نہیں کیا جائے گا۔ مگر کہا جاتا ہے کہ اسکے بموجب آسٹریا جرمنی اور ٹرکی بھی شرائط صلح کی سلسلہ جنبانی کے خلاف نہیں ہیں +

**افسوس** کہ دردانیال کی فہرست نقصانات اس ہفتہ پھر طویل ہے

**برٹش** تجارتی جہازوں کی جو حال جرمنوں نے ڈبوئے کل تعداد صرف ۱۲۸ ہے جنمیں کے اکثر چھوٹے پرانے اور شکستہ تھے منجملہ (۱۱۳۲۸)